© rasailojaraid.com

تصریحات

کاش کوئی ایسا آفاقی آلہ نشر الصوت ہوتا جس کے ذریعے وطنِ عزیز کی ہر بلندی و پستی، کوہ و دمن، بستی بستی اور قریہ قریہ تک یہ آواز پہنچائی جاسکتی کہ اے ہوشمندو، خدا کے لئے سنبھلو! کہ سازِ حیات کے یہ تار ٹوٹ جانے کو ہیں، زندگی کی یہ سانسیں رکنے ہی والی ہیں — صورِ اسرافیل بس پھونکا ہی جانے والا ہے — پھر تم اپنے رب کے حضور اکٹھا کئے جاؤگے، جہاں تمہارے اعمال کے بارے میں تم سے پوچھا جائیگا — ذرہ ذرہ نیکی کا اور ذرہ ذرہ برائی کا حساب ہوگا — اور پھر تم اپنے اعمال کی جزا یا سزا اپنی آنکھوں سے دیکھ لوگے — !

۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں اہالیانِ پاکستان جہاں متحد و متفق اور باہم شیر و شکر ہوئے، وہاں مساجد میں حاضر ہوکر اپنے خالقِ حقیقی کے سامنے سجدہ ریز بھی ہوئے — رب العالمین کو اپنے بندوں کی یہ ادا پسند آئی اور اس نے اپنی خاص عنایت سے انہیں فتح و نصرت سے ہمکنار کیا — لیکن بعد میں یہ فتح سبز چوغوں والے بزرگوں سے منسوب ہوگئی — !

— تحریکِ نظامِ مصطفٰے چلی، اتحاد و یگانگت کا مظاہرہ بھی ہوا اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے جان کے نذرانے بھی پیش ہوئے — یہ قربانیاں بارگاہِ ایزدی میں مقبول ہوئیں اور بالآخر جب ایک ظالم اور ڈکٹیٹر اپنے انجام کو پہنچا اور اسلام کی سحر بھی طلوع ہونے کو تھی — بزرگوں کی قبروں کا طواف شروع ہوا اور وہاں شیرینیاں تقسیم کی گئیں — !

— پاکستان کی ہاکی ٹیم جب تک عالمی مقابلوں میں شریک رہی، اس کی کامیابی کے لئے صرف

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور صرف معبودِ حقیقی سے خلوصِ دل سے دعائیں مانگی جاتی رہیں، لیکن جب ٹیم کے کھلاڑی عالمی کپ جیت کر وطن واپس لوٹے تو آتے ہی انہوں نے علی ہجویریؒ کی قبر پر حاضری دینا ضروری خیال کیا ——!

اسی طرح کا ایک نقشہ قرآنِ مجید نے بھی کھینچا ہے:

"فَاِذَا رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ" (پ ۲۱)

کہ "جب یہ لوگ کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو ایک اللہ کو خلوصِ دل سے پکارتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ انہیں خشکی کی طرف نجات دے دیتا ہے تو وہ فوراً شرک کرنے لگتے ہیں (کہ یہ بزرگوں کی عنایت ہے)!"

قرآنِ مجید نے سب سے زیادہ جس چیز پر زور دیا ہے، وہ شرک سے اجتناب ہے۔ لیکن ہم ہیں کہ مسلمان ہو کر اس جرمِ عظیم کا ارتکاب کرتے ہیں —— جب بھی کوئی گورنر نامزد ہوتا ہے، وزیر مقرر ہوتا ہے یا سربراہِ مملکت بنتا ہے تو کسی نہ کسی قبر پر پھولوں کی چادر چڑھانا اپنا اولین فریضہ خیال کرتا ہے —— سوال یہ ہے کہ اگر اس سے مقصد زیارتِ قبور ہے تو یہ زیارت کسی بزرگ یا لیڈر کی قبر تک ہی کیوں محدود رہتی ہے؟ —— اور اگر اس سے مقصود استمداد و تشکرانہ یا اہلِ قبر کو خوش کرنا ہے تو یہ صریحاً شرک ہے، ظلمِ عظیم ہے، خدا کی خدائی کو چیلنج ہے —— ناقابلِ معافی جرم ہے:

"اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ"!

کہ "بیشک اللہ تعالیٰ شرک کو (ہرگز ہرگز) معاف نہیں کریگا —— ہاں اس کے علاوہ جسے چاہے معاف فرمادے"!

—— آج ہماری تمام تدابیر الٹی پڑ رہی ہیں، پالیسیاں ناکام ہو رہی ہیں، پروگرام تلپٹ ہو رہے ہیں، کامیابیاں ناکامیوں میں تبدیل ہو رہی ہیں —— تو کیا کبھی کسی نے غور کیا ہے کہ ایسا کیوں ہے؟ —— آخر کیا وجہ ہے کہ:

- ۱۹۷۱ء کی جنگ میں جو ہندو سے بری طرح پٹ چکا تھا، اسی کے ہاتھوں ہمیں ہزیمت اٹھانی پڑی، وطنِ عزیز دولخت ہوا اور سبز چوغوں والے بزرگ بھی کسی کو نظر نہ آئے ——؟
- قومی اتحاد جو ایک عظیم طاقت بن کر ابھرا تھا، جس نے ایوانِ اقتدار پر زلزلہ طاری کر دیا اور جس کی قیادت میں اسلام کا قافلہ منزلِ مقصود تک بس پہنچا ہی چاہتا تھا، آج انتشار و افتراق کا شکار ہے —— سیاسی افق پر گھٹا ٹوپ اندھیرے چھائے ہوئے ہیں —— نہ قومی حکومت بنی، نہ مخلوط حکومت کی تشکیل ہو سکی اور نہ اسلام کا کوئی قانون ہی آج تک صحیح معنوں میں نافذ ہو سکا ——؟

© rasailojaraid.com